127173 ـ حسن صورت اور حسن سيرت خاوند اختيار كرنا مستحب ہے

سوال

ميں نے ايك حديث پڑھى ہے ميں يہ معلوم كرنا چاہتى ہوں كہ آيا يہ صحيح ہے يا نہيں، اور اس ميں بيان كردہ احكام كونسے ہيں، اور برے منظر كا معنى كيا ہے.
قرطبى رحمہ اللہ نے ايك حديث روايت كيا جس كا معنى يہ ہے:
نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اولياء اور ذمہ داران كو حكم ديا ہے كہ وہ قبيح اور بدصورت اور بد اخلاق شخص سے اپنى بيٹيوں كى شادى مت كريں.
اور قرطبى نے يہ بھى ذكر كيا ہے كہ ثابت بن قيس كى بيوى نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے بيان كيا كہ ان كا خاوند قبيح ہے اور وہ اس كا چہرہ ديكھنے كى سكت نہيں ركھتى، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے كہا:
كيا تم اس كا مہر واپس كرتى ہو؟ تو اس نے جواب ديا اگر وہ چاہے تو ميں مہر سے زيادہ بھى ديتى ہوں، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:
" جو تم نے اسے ديا ہے وہ بيوى سے واپس لے لو اور اسے چھوڑ دو، تو انہوں نے اسے طلاق دے دى " او كما قال رسول اللہ عليہ وسلم.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

لڑكى كو نكاح كا پيغام دينے والے كى خوبصورتى كے متعلق جن احاديث كا ہميں علم ہے وہ دو حديثيں ہيں:

پہلى حديث:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت سے نكاح چار اشياء كى بنا پر كيا جاتا ہے: عورت كے مال كى وجہ سے، اور اس كے حسب و نسب كى وجہ سے، اور اس كى خوبصورتى و جمال كى بنا پر، اور اس كے دين كى وجہ سے، تيرے ہاتھ خاك ميں مليں تو دين والى كو اختيار كر "

صحيح بخارى حديث نمبر (4802) صحيح مسلم حديث نمبر (1466).

علماء كرام كہتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا مردوں كو خطاب عورتوں كى بھى خطاب ہے، اور سوال نمبر (125907) كے جواب ميں ہم يہ بيان كر چكے ہيں كہ يہ صفات مرد اور عورت دونوں ميں ہوں.

دوسرى حديث:

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں:

" ثابت بن قيس رضى اللہ تعالى عنہ كى بيوى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور عرض كرنے لگى:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں ثابت بن قيس كے نہ تو دين ميں كوئى عيب لگاتى ہوں اور نہ ہى اخلاق ميں، ليكن ميں اسلام ميں كفر ناپسند كرتى ہوں "

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تم اس كا باغ واپس كرتى ہو ؟

تو اس نے كہا: جى ہاں.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اپنا باغ قبول كر لو اور اسے ايك طلاق دے دو

صحيح بخارى حديث نمبر (5273).

اور ايك روايت ميں ہے:

اس نے كہا:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں ثابت كے نہ تو دين ميں كوئى عيب لگاتى ہوں، اور نہ ہى اخلاق ميں، ليكن ميں اس كى طاقت نہيں ركھتى.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كيا تم اس كا باغ واپس كرتى ہو تو اس نے جواب ديا:

جى ہاں "

صحيح بخارى حديث نمبر (5275).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی کا ثابت سے طلاق طلب کرنے کے اسباب میں یہ بھی شامل تھا کہ ثابت بن قیس بد صورت تھے "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 400).

یہ دونوں حدیثیں صریح نہیں ہیں جو عورت کے ولی اور ذمہ دار کو شادی کرنے والے شخص کے خوبصورت ہونے کا خیال رکھنے کی ترغیب دلاتی ہوں.

لیکن اس سلسلہ میں بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام سے صراحت کے ساتھ مروی ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہا کرتے تھے:

" تم اپنی لڑکیوں کو قبیح شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور مت کرو، کیونکہ وہ بھی وہی کچھ پسند کرتی ہیں جو تم پسند کرتے ہو "

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن (781) میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (4 / 94) میں اور ابن شبۃ نے تاریخ المدینۃ (2 / 338) میں اور ابن ابی الدنیا نے " العیال " (272) میں ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عمر بن الخطاب کے طریق سے روایت کیا ہے.

اور یہ بھی مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایك نوجوان عورت لائی گئی جس کی شادی ایك بوڑھے شخص سے کر دی گئی تھی تو اس عورت نے اسے قتل کر دیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

" لوگو! اللہ سے ڈرو اور مرد عورتوں میں اپنے جیسی عورت کے ساتھ شادی کرے، اور عورت بھی مردوں میں اپنے جیسے مرد کے ساتھ شادی کرے "

یعنی جو اس جیسی شکل رکھے "

اسے سعید بن منصور نے سنن (1 / 210) میں روایت کیا ہے.

غزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ولی کو بھی خاوند کی خصلتوں کا خیال کرنا چاہیے، اور وہ اپنی عزیز بیٹی کے لیے کوئی ایسا خاوند تلاش کرے جو بہتر اور خوبصورت خصلتوں کا مالك ہو، وہ اس کی شادی کسی بداخلاق اور بدصورت یا کمزور دین شخص یا ایسے شخص کے ساتھ مت کرے جو اس کے حقوق کی ادائیگی ہی نہ کر سکتا ہو یا وہ حسب و نسب میں اس کا برابر نہ

ہو"

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نكاح ايك غلامى ہے اس ليے تمہيں چاہيے كہ وہ ديكھے كہ اپنى عزيز بيٹى كو كہاں دے رہا ہے "

بيہقى رحمہ اللہ نے سنن الكبرى (7 / 83) ميں كہتے ہيں يہ مرفوع بيان كى گئى ہے، ليكن اس كا موقوف ہوا زيادہ صحيح ہے.

عورت كے حق ميں احتياط كرنا بہت اہم ہے، كيونكہ وہ نكاح كى بنا پر ايك غلام بن جاتى ہے، جس سے چھٹكارا اور خلاصى نہيں، اور ہر حالت ميں خاوند اس كو طلاق دينے پر قادر ہے، اور جب اس نے اپنى بيٹى كا كسى ظالم يا فاسق و بدعتى يا شرابى سے نكاح كر ديا تو اس نے اپنے دين پر زيادتى كى، اور اللہ كى ناراضگى اور غضب كا شكار ہوا، كيونكہ اس نے برا شخص اختيار كر كے رشتہ دارى كے حق كو ختم كيا اور قطع رحمى كى.

ايك شخص نے حسن رحمہ اللہ سے عرض كيا:

ميرى بيٹى كے كئى ايك رشتے آئے ہيں تو ميں كس شخص كے ساتھ بيٹى كى شادى كروں ؟

انہوں نے فرمايا: اس شخص سے اس كى شادى كرو جو اللہ كا تقوى اور ڈر ركھتا ہو، كيونكہ جب وہ اس سے محبت كرے گا تو اس كى عزت كريگا، اور اگر اس كو ناراض كريگا تو بھى اس پر ظلم نہيں كريگا " انتہى

ديكھيں: احياء علوم الدين (2 / 41).

مزيد آپ سوال نمبر (5202) اور (6942) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم.